

فناوی علمائے ہند کے علم الخطیۃ بلعبر العربیۃ

تیسرہ کتب

مترقبہ... معنی الدین فاروق کالج کالیکوت ہند... جلدات... خطیہ...

ناشر... حیدرآباد... اشقیق... تاریخ... خطبہ... فتاویٰ عربیہ... خطبہ جمعہ...

ہر دور میں خطبہ جمعہ کے بارے میں لوگوں کے ذہنوں میں خلیفہ... اس سلسلہ میں انہوں نے علماء کی طرف رجوع کیلئے... اور تعلیم احکام ہے... سب کے سب خطبہ عربی میں پڑھتے تھے...

کے سوا دوسری زبان میں خطبہ نہیں پڑھا۔ اور نہ ہی عربی کے ساتھ اس کا ترجمہ پڑھا۔ عربی زبان میں خطبہ پڑھنا ہی خاص فعل نبوی ہے۔ اور اسی میں اتباع خلف و سلف ہے۔ اسی لئے شافعی، مالکی اور حنبلی مذاہب خطبہ کے لئے عربی زبان کو شرط گردانتے ہیں۔ اگرچہ جماعت کو اس کا مطلب معلوم نہ ہو۔ عربی کے سوا دوسری زبان میں ہو تو صحیح نہیں۔ (ص ۵) اس فتوے کی تائید میں مذاہب اربعہ کی فقہی کتابوں کے حوالے دیئے گئے ہیں۔ اور عربی کے سوا دوسری زبان میں خطبہ جمعہ پڑھنا مکروہ تحریمی لکھا ہے۔ (ص ۲)۔ ایک فتوے میں عربی کے سوا دوسری زبان میں خطبہ پڑھنے کو بدعت کہا ہے (ص ۲)۔

لبعض فقہاء نے عربی کے سوا دوسری زبان میں خطبہ کو جائز کہا ہے۔ مثلاً فتاویٰ سراجیہ میں ہے کہ اگر فارسی میں خطبہ جمعہ پڑھا جائے تو جائز ہے (ص ۹) اسی طرح شرح التوایب کے حاشیہ عمدۃ الرعایہ میں ہے کہ خطبہ جمعہ کا عربی میں ہونا شرط نہیں ہے۔ اگر فارسی یا کسی دوسری زبان میں خطبہ دیا جائے تو یہ جائز ہے (ص ۱۰)۔ اس جواز کی دو تاویلیں کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ جواز کا مطلب صحت ہے، جس میں کراہت داخل ہے۔ یعنی صحت کے باوجود یہ فعل مکروہ ہے۔ دوسری تاویل یہ کہ یہاں جواز سے مراد نماز کا جائز ہونا ہے۔ یعنی عربی کے سوا دوسری زبان میں اگر خطبہ پڑھا جائے تو نماز درست ہوگی۔ جواز کا مطلب ہرگز غیر عربی میں خطبہ پڑھنے کی مطلق اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ اس طریق سے یعنی دوسری زبان میں خطبہ جمعہ دینا سنت کے خلاف ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے زمانہ سے مسلسل چلی آ رہی ہے۔ اس لئے یہ فعل مکروہ تحریمی ہے (ص ۹ - ۱۰)۔ کراہت تحریمی کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ عربی میں خطبہ دینا واجب ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ عربی زبان میں خطبہ دیا تھا۔ اس لئے عربی کے سوا دوسری زبان میں خطبہ دینے سے ترک واجب لازم آتا ہے، اور اس پر اصرار مکروہ تحریمی ہے۔ (ص ۱۰)۔

اس سلسلہ میں مفتی شیخ حسن نے اپنے فتوے میں ایک نہایت اہم بات لکھی ہے۔ کیونکہ ہماری شریعت بیشتر عربی زبان میں ہے۔ اس لئے عوام کو بقدر ضرورت عربی زبان سیکھنا چاہیے۔ کیونکہ جب فرض اس سے پورا ہوتا ہے تو اس کا سیکھنا بھی واجب ہے۔ اگر لوگ عربی زبان میں خطبہ جمعہ نہیں سمجھتے تو عدم فہم کی ذمہ داری خود ان پر عائد ہوتی ہے، نہ کہ خطیبوں پر۔ خطیبوں کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ عربی کو تبدیل کر دیں، اور اسی زبان میں خطبہ جمعہ (ص ۱۰) میں جس کو جہلاء سمجھتے ہوں (ص ۱۰)۔ خطبہ جمعہ عربی میں پڑھنے یا نہ پڑھنے کے بارے میں اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ اس خطبہ کا مقصد نقص

سے متعین نہیں ہے مقصد کیا ہے؟ اہل علم کے ہاں اس امر میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک فریق کے نزدیک اس سے مقصد ذکر ہے، اور وہ اس کو نماز ہی پر تیس کر تا ہے، اس لئے اس کے نزدیک عربی میں خطبہ نہ درہی ہے دوسرے فریق کے خیال میں خطبہ جمعہ کا مقصد وعظ و نصیحت تعلیم احکام اور احکام دین کی تبلیغ ہے۔ اس لئے ان کے خیال میں یہ اس زبان میں ہونا چاہیے جس کو سامعین سمجھتے ہوں۔ دونوں فریقوں کا استدلال سورہ جمعہ کی آیت "فاسعوا الی ذکر اللہ سے ہے۔ فریق اول کے نزدیک ذکر اللہ سے مراد ذکر یعنی یاد الہی ہے، جو خطبہ میں قرآن مجید کی چند آیات پڑھنے سے بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ فریق ثانی نے خیال میں ذکر اللہ سے مراد وعظ و نصیحت اور تعلیم دین ہے۔ اس لئے ان کی رائے میں خطبہ مقامی زبان میں ہونا چاہیے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آغاز اسلام میں جمعی کے چار رکعتیں ہوتی تھیں۔ بعد میں ان کو منسوخ کر کے دو کر دیا گیا اور دو کی جگہ خطبہ نے لے لی۔ اس لحاظ سے خطبہ جمعہ دو رکعت کے قائم مقام ہے۔ اس صورت میں فریق اول کا موقف زیادہ قوی ہے، کیونکہ نماز کی طرح خطبہ بھی عربی ہی میں ہونا چاہئے ہمارے دور میں بعض علمائے دونوں کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ خطبہ کا کچھ حصہ مقامی زبان میں ہوتا ہے۔ باقی عربی میں۔ اس طرح ذکر اللہ اور وعظ و نصیحت دونوں جمع ہو جاتے ہیں۔ تاہم زیر تبصرہ کتابچہ میں مندرجہ فتاویٰ سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ائمہ اربعہ کا اس پر اجماع ہے کہ خطبہ جمعہ عربی میں ہونا چاہئے وعظ و نصیحت کے لئے علیحدہ خطبہ دیا جاسکتا ہے۔

اس کتابچہ سے علماء ہند کی شہرت اور ان کے فتاویٰ کی اہمیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے، ترکی کے ایک عالم جناب حسین علمی بن سعید استنبولی نے اس کتابچہ کو استنبول سے شائع کیا۔ حالانکہ یہ فتاویٰ تقریباً ایک سو سال قبل دیئے گئے تھے۔ ناضل مرتب نے ان فتاویٰ کو یکجا کر کے ایک اہم علمی دینی خدمت انجام دی ہے جس پر وہ اہل علم کی طرف سے مبارک باد کے مستحق ہیں۔

احمد حسن